غــزلیں

خالد عبادی

○

ایک سے ایک حسیں پاؤ گے
کوچۂ دل میں، یہیں پاؤ گے

ڈھونڈنے والا اسے پاتا ہے
تم جو رکھتے ہو یقیں پاؤ گے

دیکھ لو آج اسے جی بھر کے
آج کے بعد نہیں پاؤ گے

دل بچھاؤ گے کہ آنکھیں اپنی
اس کو جاتا جو کہیں پاؤ گے

وہ سمندر ہو کہ صحرا کہ پہاڑ
میرے ہی زیرِنگیں پاؤ گے

مجھ کو پاتے ہو اگر صادق تم
ہوں وہ مومن کہ امیں پاؤ گے

آسمانوں کو غبار آلودہ
تر بہ تر خوں میں زمیں پاؤ گے

آج مجبورِ جبیں سائی ہیں
کل انھیں چیں بہ جبیں پاؤ گے

عید کے دن بھی ہمیشہ کی طرح
تم عبادی کو حزیں پاؤ گے

معرفت بک امپوریم، سبزی باغ، پٹنہ۔4

جنوں اشرفی

○

ٹوٹا پھوٹا شیشہ دیکھا مت کرنا
ریزہ ریزہ اپنا چہرا مت کرنا

کچھ آوارہ گرد مسافر ہوتے ہیں
پیچھے پیچھے ان کے بھاگا مت کرنا

یاد نہ آئیں بھولی بسری باتیں تک
خود کو خود سے اتنا تنہا مت کرنا

اپنے دامن پر بھی چھینٹیں آئیں گی
کیچڑ میں تم پتھر پھینکا مت کرنا

دل میں تو ہر روز سمندر اُٹھتا ہے
لیکن اپنی آنکھیں دریا مت کرنا

ضبط بھی کرنا گرچہ مشکل ہوتا ہے
اپنے غم کو لیکن رسوا مت کرنا

خوش فہمی کی عمر جنوں کم ہوتی ہے
جامن کی شاخوں پر جھولا مت کرنا

اشرفی ہاؤس، چھوٹی کھگول، کھگول، پٹنہ۔801105